رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا اخبار

نور

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

ہر ماہ کی ۱ ۔ ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۲۲ — نمبر ۴۲

۱۷ نومبر ۱۹۳۰ء

قادیان

مقاصد

(۱) اسلام [illegible] اول اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا (۲) سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم کرنا:-

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۔ عہ

" ششماہی " ۱۲ / ۔

" سالانہ مدرسہ ۔ عنا

امراء سے ۔ صہ

ممالک غیر سے ۸ شلنگ

زنبیل

جن دوستوں کے نام یکم دسمبر کو وی پی ہوں گے اسی پرچہ میں دوسری جگہ پھر نام بنام انھیں اطلاع دی گئی ہے اگر کسی صاحب کا منشار آئندہ سال نور کا ساتھ دینے کا نہ ہو اور یا وہ کسی وجہ سے اس وقت وی پی وصول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو ان کا فرض ہے کہ وہ ۲۷ر نومبر سے قبل دفتر نور میں اطلاع دیدیں ورنہ اس کے بعد پھر نور کا وی پی وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا، ایسے دوستوں کا طریق کار بہت تکلیف دہ ہے جو باوجود پندرہ روز پیشتر اطلاع ملنے کے پھر خاموش رہتے ہیں، اور وقت پر وی پی واپس کر کے مشکلات میں اضافہ کرتے ہیں اگر کوئی دوست نور ایسے مجاہد پرچہ جو ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے کی مدد نہیں کر سکتے تو پھر وی پی واپس کر کے اس کیلئے مشکلات کیوں پیدا کریں ؟

قرآن پاک کا ہندی ترجمہ :- امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ شروع دسمبر تک فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کا گیارہواں پارہ بھی ختم ہو جائیگا، یہ سب اللہ کا کرم ہے کہ اس نے پہلے خاکسار کو فرقان حمید کے گورمکھی ترجمہ کی توفیق دی اور اب فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کیلئے توفیق عطا فرمائی یہ سب اس مولائے کریم کا فضل ہے ہاں سچ ہے۔

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو ہوگا وہ تیرے ہی کرم سے ہوگا

میں اس کار خیر کی انجام دہی کیلئے قدم قدم پر دوستوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں مجھے دو بیماریاں گھن کی طرح لگی ہوئی ہیں، ایک ذیابیطس دوم دائیں ہاتھ میں کچھ رعشہ ڈاکٹروں کا تو یہی ارشاد تھا کہ میں کم از کم ایک سال ورنہ چھ ماہ اپنے آپ کو قطعی آرام دوں، اور یہ ہر دو عوارض خود بخود ہی دور ہو جائینگے، مگر زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں جس کار خیر کی بھی توفیق میسر آ سکے زہے قسمت ۔ اسی نیک خیال کو مدنظر رکھکر باوجود ان عوارض کی موجودگی کے میں نے فرقان پاک کا ہندی ترجمہ شروع کیا سو اللہ کریم کے فضل اور بھائیوں کی دعاؤں سے مجھے یہ توقع ہے کہ انشاء اللہ میں بہت جلد اس کار خیر کو بخیر و خوبی انجام دے سکوں گا۔

آریہ مذہب کی حقیقت :- یہ ٹھوس معلومات سے لبریز کتاب اس وقت لکھی گئی، جب کہ ملکانوں میں، ارتداد کی آگ زور شور سے بھڑک رہی تھی، یہ کتاب کس پایہ کی تھی اس کیلئے یہی کہہ دینا کافی ہوگا، کہ مسلم آوٹ لک اور زمیندار نے اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ لکھا، کہ آج تک اس موضوع پر جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں یہ ان سب سے فائق ہے "

اب یہ ختم ہو چکی ہے اتفاق سے پرسوں ایک کونہ میں پڑی ہوئیں اس کی دس کاپیاں ملیں، جن میں سے دو فروخت ہو گئیں اور آٹھ باقی ہیں - اگر کم از کم تین صد کاپی کی درخواستیں پہونچ جائیں تو میں اس ٹھوس معلومات سے لبریز کتاب کو جس نے زمانہ ارتداد میں بے نظیر کام کیا اور تبلیغی نقطۂ خیال سے جس کی ہر وقت ضرورت رہے گی، دوبارہ چھپوا سکتا ہوں، جن کی درخواستیں پہلے آئینگی

انھیں ۱۲ فی روپیہ رعایت دی جائیگی - اور اس کا دوسرا ایڈیشن پہلے سے کیا بلحاظ معلومات اور کیا بلحاظ حجم لکھائی چھپائی وغیرہ کے بہت بہتر ہوگا -

اخبار کی توسیع اشاعت کا سوال تو جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں ایسی شجاع اور آریوں ایسی مخالف اسلام اقوام میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے اپنے تو اپنے بیگانے بھی اس کے معترف ہیں ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا بلاشبہ اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے نور کی اشاعت اس قدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ اس کا اظہار بھی قومی وقار کے مانع ہے اس کیلئے میرا صرف یہی کہدینا کافی ہوگا کہ آج کل میں ۳۵ روپے ماہوار اپنی گرہ سے ڈال رہا ہوں دوستوں کا فرض ہے کہ اس آڑے وقت میں قادیان کے سب سے پرانے اخبار کی مدد کیلئے آگے آئیں - اگر ہر ایک خریدار ایک ایک خریدار بھی دیدے تو بھی نور مالی مشکلات سے ایک حد تک آزاد ہو سکتا ہے ایک ایک خریدار کا پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں، صرف توجہ کی ضرورت ہے نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جن کے ایک دو دوست نہوں، اور پھر وہ کون سے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کردیں، صرف توجہ کی ضرورت ہے، تبلیغ اسلام کیلئے اپنے پہلو میں درد مند دل رکھنے والے دوست اپنی گرہ سے قیمت ادا کرکے سکھوں اور آریوں کے نام اپنی طرف سے پرچے جاری کرا سکتے ہیں، اور تبلیغی نقطۂ خیال سے یہ ایک بہترین محل ہے اور عام طور پر ایسے شائقین آریوں اور سکھوں کی درخواستیں دفتر نور میں آتی رہتی ہیں، اور گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے اُنھیں مجبوراً نفی میں جواب دینا پڑتا ہے جس کا بے حد رنج ہوتا ہے -

درخواست دعا - مکرم منشی محمد حسین صاحب سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس ڈویژن کا محکمانہ امتحان عنقریب ہے وہ دوستوں سے دعاؤں کے خواستگار ہیں، کہ دوست اپنے خاص اوقات میں ان کیلئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص بھائی کی بہتری کے سامان پیدا کردے اور یہ امتحان میں کامیاب رہیں، آمین -

ایک نو مسلم کی آواز :- نور محمد صاحب سکھ نو مسلم

سکنہ ننگل گورو متصل جانیاں، ڈاکخانہ جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر درخواست کرتے ہیں کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب، ست اپدیش، سکھ مسلم اتحاد، سکھ اور مسلمان یہ کتابیں انھیں بھیجی جائیں کوئی اپنے پہلو میں اسلام کیلئے درد مند دل رکھنے والے صاحب ان کے نام سبیل اللہ مفت بھجوا دیں۔ اگر کوئی بھی خواہ ملت توجہ فرما سکیں تو یہ بہترین کار خیر ہے،

KHILAFAT LIBRARY

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے

— امرتسر - اس ضلع کے ایک تھانہ سے دو قیدی یہاں لائے جا رہے تھے، رستہ میں وہ کانسٹبل پر غالب آگئے، بیان کیا جاتا ہے، کہ اُنھوں نے ہتھکڑیاں تڑالیں اور فرار ہوگئے، یہ بھی سنا جاتا ہے کہ سپاہی کی بندوق بھی چھین کر ساتھ لے گئے ہیں، پولیس تفتیش کر رہی ہے -

— پشاور - آفریدیوں کا نیا جرگہ ۱۷ر نومبر کو جمرود میں منعقد ہوگا، تاکہ اس معاملہ پر غور کیا جائے، کہ حکومت کے ساتھ کن شرائط پر سمجھوتہ کیا جا سکتا ہے -

— راولپنڈی - موضع بڑیاں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک سکھ نوجوان نے خودکشی کر لی ہے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں، کہ مرحوم انٹرنس پاس کرکے ۲ سال تک ملازمت کی تلاش کرتا رہا، لیکن اسے کوئی روزگار نہ ملا - بیان کیا جاتا ہے کہ واقعہ کے روز باہر کھیتوں میں اس کی لاش پائی گئی، اور اس کی جیب سے ایک چٹھی نکلی جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ بے روزگاری سے تنگ آکر خودکشی کر رہا ہے -

— لورالائی کے نزدیک ڈاکوؤں کی ایک مختصر جماعت نے پولیس کی ایک لاری پر حملہ کیا، پولیس کے پاس کافی سامان حرب موجود تھا، جب ڈاکوؤں نے پہلی گولی چلائی تو پولیس نے ترکی بہ ترکی جواب دیا، اور لاری کو تیز کر لیا، لیکن حملہ آوروں نے پہیوں کے ٹائروں پر گولیاں ماریں جس سے لاری آگے جانے سے رک گئی، دونوں طرف سے باڑھیں شروع ہوگئیں، لاری کا ڈرائیور اور ہیڈ کانسٹبل ہلاک ہوگئے، بعض زخمی ڈاکو رائفلیں اور گولیوں کے پانچ گٹھے لیکر چلتے بنے ایک فوجی دستہ فوراً ڈاکوؤں کے تعاقب میں بھیجا گیا، لیکن بھاری علاقہ تھا حملہ آور نظروں سے غائب ہوگئے قلات سے ایک دوسرے ڈاکہ کی خبر بھی موصول ہوئی ہے -

— گذشتہ ماہ کے آغاز میں امپیریل بنک سے ایک سوداگر چرم نے اسی ہزار روپیہ کا ایک چک بھنایا، بنک کے بعض ملازمون نے چک کا واؤچر نمبر تبدیل کرکے کسی اور شخص کے ذریعہ سے خزانچی کے پاس دوبارہ تڑانے کیلئے بھیجا، لیکن خزانچی کو شک پیدا ہو گیا، اس نے چک تڑانے والے سے چند سوالات کئے لیکن جب اس نے دیکھا کہ راز کھلتا ہے تو وہ ہجوم میں گھس کر غائب ہوگیا،

— دھنباد - گذشتہ شب کو جھریا کا ایک حصہ جو کئی بیگھہ زمین پر مشتمل ہے، زمین میں دھنس گیا، ابھی تک ہلاک شدگان کی نعشیں برآمد نہیں ہوئیں، لوگ ڈر کے مارے اس علاقہ کو خالی کر رہے ہیں -

— ریذیڈنٹ وزیرستان کے ماتحت رزمک پولٹیکل ایجنسی میں تقریباً ایک لاکھ روپیہ کے غبن کا پتہ چلا ہے اس سلسلہ میں ایک افسر اور کئی ملازم معطل کئے گئے، اور کئی ملازم اور دیگر اشخاص کو حراست میں کیا گیا ہے، حیرت انگیز انکشافات کی توقع کی جاتی ہے -

— تمام ضلع پشاور میں ڈپٹی کمشنر پشاور کی طرف سے ایک اعلان بزبان پشتو و انگریزی تقسیم کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ آفریدیوں کو پانی پلانے کھانا کھلانے اور گھاس یا اسلحہ وغیرہ مہیا کرنے والے سب گرفتار کر لئے جائینگے؛

— پنجاب کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے سر ہنری کریک ممبر خزانہ نے کہا کہ گذشتہ دو سال میں صوبہ کی مالی حالت بہت خراب رہی ہے سیلابات اور سیاسی وجوہات کی وجہ سے حکومت کو اس وقت تین کروڑ روپیہ کا خسارہ ہو رہا ہے -

— پولیس نے ڈی اے وی کالج پر شورش پسند طلباء کے تعاقب میں حملہ کیا تھا، پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ نے پولیس کے فعل کی مذمت کا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے -

— لنڈن - کرنیل کے این مکسر نے مانچسٹر گارڈین میں ایک مکتوب شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ تمام ہندوستان کیلئے فیڈرل نظام حکومت ہی ایک ایسی حکومت ہے جسے موجودہ حالت میں ہندوستانی ریاستیں بھی منظور کر سکتی ہیں؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چلو قادیان

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے سالانہ اجتماع میں صرف ایک ماہ ہی باقی رہگیا، اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی، اور ہمارا جو ان کے ہاتھ بک چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اُٹھائی ہوئی بنیادوں کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں، آپ کی غرض اس سالانہ اجتماع سے آپ کے پاک الفاظ میں یہ تھی کہ تا ہماری جماعت کے لوگ بہ نیت استفادہ ضروریات دین اور مشورہ اعلائے کلمۃ الاسلام اکٹھے ہوا کریں، سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اس اجتماع میں ہمارے مدنظر ہے۔ استفادہ ضروریات دین و اعلائے کلمۃ الاسلام یہ دونو وہ پاک اغراض ہیں جن کیلئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں، اور ہر قسم کی تکالیف و مشکلات برداشت کر کے ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے، جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا، اسیوقت سے ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ اُنھوں نے تو آرام طلبی کیلئے اس مشکل راہ کو چھوڑا تھا، مگر اس کو چھوڑ کر ان کو بڑی بڑی مشکلات اُٹھانی پڑیں، اور دنیا میں ان کی سلطنت ان کی شوکت اور ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۃ الاسلام کے عالی مقصد کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے۔ پس یہ نہایت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں، جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا کرتے ہیں، کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اس قدر روپیہ خرچ ہو جائے گا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آئینگی۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو۔ تا کہ تمھارے اندر ایک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچے۔ گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں، وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھکر اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں، مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں، کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس راہ پر چلایا، اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کس قدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لیکر آتے ہو جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی، تو تمھارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اُٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا، ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کو چھوڑ کر ادھر کا رُخ کرو، تو بے شک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا اور ناحق تکلیف بھی اُٹھائی۔ مگر کس قدر تم پر خدا کا فضل ہے کہ اس دہری غرض کو پورا کرنے کیلئے ہمیں کس قدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی دام اللہ فیوضہٗ کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمھیں کہیں نہیں مل سکتا، اور دوسری طرف جو اعلائے کلمہ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں ان کے متعلق اس سالانہ اجتماع میں تمہیں غور و مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھکر اور اس کی گذشتہ کارروائی کو سُنکر کیسا اچھا ملتا ہے۔

اس طرح پر تمھاری یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اعلیٰ ہونی چاہئیں۔ کس احسن طریقہ پر پوری ہو رہی ہیں، جو لوگ ہمارے احباب میں اکثر قادیان آتے رہتے ہیں اور یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں، مگر جماعت کا بہت بڑا ایسا ہے کہ اُنھیں سال میں اگر کوئی یہاں آنے میں موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو اس نیک کام میں شمولیت کیلئے تحریک کریں، بعض احباب کو کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں ان کو خوب سمجھنا چاہئے کہ اس طرح پر سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی ہوتی چلی جاتی ہے جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہو، مگر تھوڑے ہی دنوں میں طبیعت کا رنگ بدل جاتا ہے اس لئے سال میں ایک بار اس تعلق کو سالانہ اجتماع کی شمولیت کے رنگ ضرور تازہ کرنا چاہئے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کیلئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہایت ہی ذمہ داری کا کام ڈالا گیا ہے، ہماری ذمہ داری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں، کہ اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھرنے کا سامان کر دیں تو ہماری غرض حاصل ہو گئی، نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے اب غور کرو کہ اس ذمہ داری کو کہاں تک تم نے سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سست ہو گئے ہوں خدا کیلئے سستی کو چھوڑ دیں، ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ الگ کر دے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کیلئے میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے، تو اس پر غالب آنے کیلئے اور بھی ہمت کو بلند کریں، بہت سے دوست جو چھوٹے چھوٹے عذروں کی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں، میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو، جب تک اس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کرو گے، کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے یاد رکھو دنیا کی ہر ایک غرض دین کے سامنے ایک حقیر چیز ہے، کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کیلئے تم اپنے ہوطنوں کو نہیں چھوڑ سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کیلئے خرچ نہیں کر سکتے جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کر کے دکھاؤ۔ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں، موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کو ہاتھ سے دیگا۔ تو اس کے کفارہ کیلئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی مل جائیگا بس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھکر اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمھارے راہ میں روک نہ ہونے دے،

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے کافی روپیہ اخراجات جلسہ کیلئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے، اخراجات

جلسہ کا تخمینہ بیس ہزار سے کم کسی صورت میں نہیں اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی کرنا ہے، اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ان ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں، ان کے نام خدا کے دفتر میں لکھے جاتے ہیں اور نام بنام ان کا شکریہ ہم لوگ ادا بھی نہیں کر سکتے اور ایسا کرنا ممکن بھی نہیں۔

اس وقت سب فنڈوں میں روپیہ کے کم ہونے کی وجہ سے مشکلات ہیں، لہٰذا سب انجمنیں اس طرف فوری توجہ کریں، خدا کے راستہ میں دینے سے کبھی خسارہ نہیں رہتا پھر ہماری جماعت جو مجسم ایثار اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا جس کا ماٹو ہے اسے ایسی باتیں بتلانا یقیناً سورج کو چراغ دکھلانا ہے۔

شذرات

آرین اور اسلامک رواداری

ماہ نومبر کا آریہ مسافر لکھتا ہے کہ اختلاف عقاید کی بنا پر جو سلوک منصور سے کیا گیا، وہ اسلام کے عدم ٹالریشن کی ایک روح فرسا مثال ہے"

اگر منصور سے محض اختلاف عقاید کی وجہ سے ایسا کیا گیا تو حقیقی اسلام اس کا روادار نہیں، قرآن پاک میں صاف ارشاد ہے لَا اکراہ فی الدین یعنی مذہب کے معاملہ میں کوئی زیادتی نہیں جس کا دل چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے مگر اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق آریہ مذہب کا کیا رویہ ہے۔

آرین ٹالریشن

سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳ صفحہ ۵۹ پر یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

" جو شخص وید اور وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں (مثلاً ستیارتھ پرکاش نور) کی بے عزتی کرتا ہے اس وید کی برائی کرنے والے کو اپنی ذات جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے" واہ وا رواداری کی کیسی اعلیٰ امثال ہے اور پھر بیسویں صدی میں کیا کہنے؟

آرین ٹالریشن کی ایک اور مثال

ابھی اسی پر بس نہیں شاید کسی کو سوامی جی کے اقوال سمجھنے میں کچھ شبہ رہ جائے، اس لئے سوامی جی رگ وید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۷۲ پر جو ارشاد فرماتے ہیں اس کا ترجمہ یہ ہے۔

" جو ویدوں کے نہ ماننے والے دہریہ لوگ ہیں وہ سب ہماری جائے رہائش سے دور چلے جائیں، نہ صرف ہمارے ملک سے بلکہ دیگر ممالک سے بھی دور ہو جائیں، مطلب یہ کہ ویدوں کے نہ ماننے والے کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں"

کیا اس رواداری کی تعلیم پر کسی حاشیہ کی ضرورت ہے ہرگز نہیں، آریہ سماج کا اگر بس چلے تو یہ تعلیم ویدوں کے نہ ماننے والوں مثلاً سکھوں، جینوں، بدھوں، دیو سماجیوں سمیت مسلمانوں اور عیسائیوں پر جس فراخ دلی سے عرصہ حیات تنگ کر سکتی ہے وہ اظہر من الشمس، تعجب تو یہ ہے کہ باوجود ایسی تعلیم رکھنے کے پھر آریہ سماج مسلمانوں کے منہ آتا ہے اس جسارت پر قربان۔

KHILAFAT LIBRARY

روح مادہ کی قدامت کا رد

۹ر نومبر کا پرکاش وید کے ایک منتر کا ترجمہ کرتا ہوا خدا کے صفات میں سے اس صفت کا بھی اظہار کرتا ہے کہ وہ سب سے قدیم ہے" اب یہ وید منتر جن صاف الفاظ میں روح اور مادہ کی ازلیت کا رد کرتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے دراصل ویدوں کا مذہب خدا کے معاملہ میں اس کی قدامت کا ہی قائل ہے ہاں ہندوؤں کے درشن (منطقی کتب) خدا کے ساتھ روح اور مادہ کی ازلیت کے بھی قائل ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ویدک تعلیم پر درشنوں کی تعلیم غالب آچکی ہے جو ایک افسوسناک امر ہے۔

سوامی دیانند کے مسودوں کے فوٹو

۹ر نومبر کا پرکاش اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ آریہ پراوپکارنی سبھا اجمیر کا یہ بہت عمدہ کام ہے جو وہ سوامی جی کی تحریروں کے فوٹو اتروانے کا انتظام کر رہی ہے"

کیا ہی اچھا ہو اگر ستیارتھ پرکاش کے چودہویں سمولاس جہاں اسلام کے برخلاف زہر اُگلا گیا ہے اس کیلئے بھی سوامی دیانند کی اصل تحریر کے فوٹو اتروائے جائیں، ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سوامی دیانند کا ہرگز نہیں، کیونکہ اس وقت تک قرآن مجید کا کوئی ہندی ترجمہ نہیں شائع ہوا تھا اور سوامی جی اردو جانتے نہ تھے، لہٰذا یہ صاف ظاہر ہے کہ قرآن پاک کے برخلاف لکھنے والے کوئی اور لوگ ہی تھے،

کثرت ازدواج اور ویدک رشی

یہی ۹ر نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ اسلام میں کثرت ازدواج کے مسئلہ نے مسلمانوں کو مہذب دنیا کے سامنے سر اُٹھانے کے قابل نہیں رکھا، معلوم ہوتا ہے کہ یہ لکھتے وقت ایڈیٹر پرکاش ویدک رشیوں کا طرز عمل بھول گئے کتب رشی کی دو، راجہ دسرتھ کی تین، دہنجے رشی کی سو، مہا رشی یاگولکھ کی دو بیویاں تھیں، اب ان رشیوں کے طرز عمل کے متعلق اڈیٹر پرکاش کیا کہے گا؟

کثرتِ ازدواج اور وید

کوئی منچلا کہہ سکتا ہے کہ یہ ویدک رشیوں کا طرز عمل تھا اس سے ہمیں اتفاق نہیں، ہاں اگر ویدوں میں کثرتِ ازدواج کی تعلیم دکھلا دو تو ہم جانیں، سو وید مقدس بھی ایک سے زیادہ بیویوں کا حامی ہے چنانچہ یجروید ۱۸ ادھیائے منتر ۲۶ میں درج ہے کہ جس میں ایک رشی یہ کہتا ہے کہ "میری تین قسم کی بھیڑوں والی بیوی اور میری پانچ قسم کی بھیڑوں والی بیوی" اس منتر میں ایک رشی کی ایک وقت میں دو بیویاں بیان کی گئی ہیں، ایک وہ جو تین بھیڑیں رکھتی ہے اور دوسری وہ جو پانچ بھیڑیں رکھتی ہے" اب تو معاملہ بالکل صاف ہو گیا کہ وید مقدس بھی ایک سے زیادہ شادیوں کا حامی ہے۔

ہندو ذہنیت کا ادنےٰ سا نمونہ

اسی اخبار میں دوسری جگہ ایک مضمون "محکمہ میڈیکل میں مسلمان خواتین کی مصیبت" کے عنوان سے ۸ر نومبر کے انقلاب سے لیکر شائع کیا جاتا ہے اس کے پڑھنے سے

ناظرین بخوبی اندازہ لگ سکینگے کہ یہہ سلوک ابھی اس حالت میں ہے کہ جب ہندو اور مسلمان ایک تیسری قوم کے ماتحت ہیں اور اگر خدا نخواستہ کبھی ہندوؤں کے ہاتھ میں ہندوستان کی سیادت کی باگ ڈور آجائے، تو مسلمانوں کیلئے جس طرح زندگی کی گھڑیاں تنگ ہو سکتی ہیں وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں ہندو اگر ہندوستان کی بہتری کے خواہشمند ہیں تو پہلے انھیں خود بہتر بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہائی اسکول قادیان

تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کے متعلق انسپکٹر آف سکولز نے جو اپنے حال ہی کے معائنہ میں بہترین رائے کا اظہار کیا ہے وہ اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہہ درج ہے اس کے مطالعہ سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکینگے کہ اب یہ ہمارا اسکول ہر رنگ میں ترقی کر رہا ہے مگر بورڈروں کی تعداد بہت کم ہے ضرورت ہے کہ ہمارے بیرونی دوست اپنے بچوں کو اپنے اس اسکول میں تعلیم کیلئے بھیجیں، اس اسکول میں رہتے ہوئے جہاں بچے دنیوی تعلیم اچھے رنگ میں حاصل کر سکینگے، وہاں وہ بزرگان کرام کی صحبت اور نصیحتوں سے دینی تعلیم سے بھی سرفراز ہوں گے ہمارا یہ ایک ہی اسکول ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اس واحد سکول کو ہر رنگ میں قابل رشک بنائیں اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے اگر بیرونجات کے احباب اپنے لڑکوں کو اس اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے بکثرت بھیجیں۔

ہندوستان زندان بلا میں کیوں گرفتار ہے

آج ملک ہند پر مصائب کا کوہ گراں ٹوٹ رہا ہے ہر طرف تاریکی ہی تاریکی دکھائی دیتی ہے امن و امان معدوم ہے اور چرخ جفا کار اپنی ستم شعاری پر تلا ہوا ہے ہزاروں نہیں لاکھوں انسان ایسے ہیں جو ملک و ملت کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں اگر کوشش کریں تو وہ ملکی ترقی کا زبردست بازو ثابت ہو سکتے ہیں مگر باہمی عداوتوں، آپس کی رنجشوں اور فقدان اتحاد نے ان کی کمر ہمت توڑ دی اور انھیں اغیار کی نظروں میں رسوا بنا دیا ہے۔ . . کس قدر افسوس ہے کہ ہندوستان جسے "جنت نشان" کہا جاتا تھا، جس کی شادابی و سیرابی اغیار کو رشک و حسد کے انگاروں پر لوٹا دیتی تھی آج وہی ہندوستان مصائب کا تختہ مشق بنا ہوا ہے امن و امان معدوم ہو رہا ہے اور روز افزوں حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں مگر اس کی کیا وجہ ہے محض یہ کہدینا کہ معلوم نہیں، اس کا حل کیوں نہیں،

KHILAFAT LIBRARY

پرتاب کیا کہتا ہے

اس کے جواب میں مہاشہ نانک چند صاحب ناز نے لکھنے کو تو لکھدیا کہ :-

باندھی ہے کمر گردش دوراں نے تم پر ٭ اور چرخ جفا کار ہے معلوم نہیں کیوں؟
امن اور اماں ہند سے معدوم ہوئے ہیں ٭ اجڑا ہوا گلزار ہے معلوم نہیں کیوں؟
یہ ملک کسی وقت تھا مختار مگر آج ٭ محتاج ہے لاچار ہے معلوم نہیں کیوں؟

(پرتاب ۱۶ر اکتوبر)

مگر صرف لاعلمی کا اظہار کر دینے سے حقیقت حال اور باعث اولی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، محض یہ کہدینے سے کہ بیمار سسکیاں بھر رہا ہے لمبے سانس کھینچ رہا ہے اور درد سے تڑپ رہا ہے ہم اس کی اصل مرض کو فراموش نہیں کر سکتے، پس ضروری ہے کہ ہم پتہ لگائیں کہ آج کسلئے ہندوستان بیچینی کی آگ میں جل رہا ہے کیوں اس کے دل سے آہیں نکل کر سنگدل انسانوں کو بھی موم کی طرح پگھلا رہی ہیں، اگر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ خدا ظالم نہیں، نہ وہ تنگ ظرف ہے، ہندوستانی بھی اسی کے بندے ہیں اور یورپین بھی اسی کی مخلوق، پس رب العالمین خدا کا ایسا سلوک ظاہر کر رہا ہے کہ ہندوستان نے ضرور اسکی کسی ناراضگی کا ارتکاب کیا، اور کسی ایسے کام میں مبتلا ہوا ہے جس سے اس کی صفت انتقام اور صفت شدید العقاب کو ابھارا، اور لوگوں کے جان و مال اور ان کے املاک پر عذاب نازل کر دیا،

اس کی وجہ ہم سے پوچھئے

اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ خدا نے اس ملک میں اپنے مسیح اور مہدی کو بھیجا تھا، ہاں اس برگزیدہ نفس انسان کو مبعوث کیا، جو ہندوؤں کیلئے "کرشن"، عیسائیوں کیلئے "مسیح" [illegible] کیلئے "[illegible]" بدھوں کیلئے "مہاتما بدھ" اور مسلمانوں کیلئے "مہدی" تھا، مگر وائے بر حال ہند، کہ دنیا کی سب قوموں نے سوا معدودے چند اس کا انکار کیا، اس مائدۂ آسمانی کو . . . جو ان کے خالق و مالک نے محض ان کی خاطر بڑے لطف و پیار سے آسمان سے نازل فرمایا تھا رد کر دیا تب کیا ہوا، اس کی غیرت جوش میں آئی اس نے اپنے مسیح کو بتلایا کہ اب ہندوستان کے برے دن آگئے - آج سے کئی سال پیشتر ہمارے مسیح نے خدا سے خبر پا کر اعلان فرما دیا تھا کہ :-

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصائب کا منہ دیکھو گے"

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے، جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی، اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

مگر افسوس اس اعلان پر دنیا نے ہنسی اڑائی انھوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا، کہ یہ ایسی ایسی باتیں کہنے لگ گیا، مگر اے دانشمند انسان! تو اپنی آنکھ کھول، کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ مصائب کے دن ہندوستان پر آئے، کیا امن و امان مخدوش نہیں ہوا، مگر ابھی کیا ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ٭
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ٭

اپنی اصلاح کرو اور اللہ کریم سے دعا مانگو کہ وہ فضل کی بارش نازل کرے۔

مالتی رجسٹرڈ

ہم نے اسے خود استعمال کیا، ہر قسم کے بخار خصوصاً ملیریا کو دور کرنے میں کونین سے بدرجہا زیادہ مفید ہے، کونین کی تمام خرابیوں سے مبرا، کونین سے زیادہ خوبصورت، چڑھے ہوئے بخار کو اتارتی اور اترے ہوئے کو دوبارہ چڑھنے سے روکتی ہے گرم خشک نہیں اس لئے اس کے استعمال میں دودھ کی ضرورت نہیں، کڑوی نہیں، برسوں بگڑتی نہیں، ٹائیفائڈ، نمونیہ اور تپدق کی ابتدائی حالت میں بھی نہایت مفید، اس کی مقدار خوراک بھی کونین سے کم ہے قیمت فی پونڈ ... ایک اونس ...

ملنے کا پتہ :- منیجر امرت اوشدھالیہ، کراچی،

پولٹیکل افسانہ

KHILAFAT LIBRARY

یہ کہانی ۲۶ر اکتوبر کے پرتاب سے لیکر درج کی جاتی ہے، اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنے بال بچوں کو مصیبت میں ڈال کر سیاسی رو میں بہتے ہوئے جیل خانوں میں جاتے ہیں وہ اپنے ملک کی کوئی خدمت نہیں کرتے بلکہ اپنے بال بچوں اور ملک، کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں، ضرورت ہے کہ جوش میں اندھے ہوئے ہوئے نوجوان اس افسانہ کو غور سے پڑھیں، (اڈیٹر)

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس پر اعتراض ہونے شروع ہو گئے - ایک گھنٹہ لیٹ آنے کے کوئی معنی نہیں باقاعدگی کی ضرورت ہے اگر آپکو ملازمت کرنا ہے تو اس کیلئے غیر ذمہ دارانہ رویہ ایک منٹ کیلئے بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا، آپ یہ سمجھیں کہ رائے صاحب کی سفارش کام آئے گی جس قدر آنی تھی آگئی، اس کے وسیلے سے ملازمت مل گئی، اب اگر بحال رہنا ہے تو اپنی محنت اور کوشش سے، آپ ان کے بھتیجے ہیں، مگر دفتر کے کام میں کسی کی رعایت نہیں کر سکتا، جائز تو ہوئی مگر ناجائز نہیں ہوگی۔

ہربنس کے کان میں یہ فقرے کیا پڑے، تن بدن کو آگ لگ گئی، وہ وقت کا سخت پابند تھا، تمام کام بگڑ جائیں - مگر دفتر کے کام میں ہرج اسے گوارا نہ تھا، ملازم ہوئے اسے ایک سال کا عرصہ ہو گیا، لیکن ایک دن بھی دیر سے نہیں آیا - شام کو دوسرے ساتھی اُٹھ جاتے مگر وہ بیٹھا اپنا کام کرتا رہتا - اسے اپنے کام سے محبت تھی ذمہ داری کا مادہ اس کی سرشت میں کوٹ کوٹ کر بھر اگیا تھا، کوئی اسے اس کی طرف متوجہ کرے وہ اسے اپنی توہین سمجھتا اُس دن بھی اس نے ایسا ہی محسوس کیا وہ رویا تو نہ لیکن اسے اپنے افسر کی باتیں تیر سے کم نہ لگیں، پہلا گناہ تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے اس نے یہ سن رکھا تھا اس لئے وہ اس جھڑکی کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہ تھا، اسے چین کہاں تھا - اس کے سینے میں آگ جل رہی تھی چھوٹے بچے کا ہاتھ اسے بار بار گھر کے اندر کھینچ رہا تھا، وہ ہاتھ جس کی وجہ سے اسے دیر سے آنا پڑا -

(۲)

بچہ صحن کے عین درمیان میں بیٹھا تھا، باپ کو دیکھتے ہی اچھل پڑا -

"مجھے بھی لے دو"

"لے دوں گا - ابھی لے دوں گا"

"وہ جس پر بملا چڑھا کرتی ہے"

"ہربنس بچے کی باتوں کو یونہی ٹال رہا تھا، اس نے سنجیدگی سے غور نہ کیا بچے نے پھر کہا:-

"وہ بملا اس سے نیچے گری تھی، اس کا لہو بھی نکلا تھا میں تو نہ گروں گا"

"نہیں تمھیں اچھی چیز لے دونگا، نہیں گر دگے"

بچہ ہربنس کے بازو پہ بیٹھا اس کے قریب کھڑی مسکرا رہی تھی، بولی -

"آپ سمجھے کیا کہہ رہا ہے"

"نہیں - یونہی"

"چھوٹا سا بائیسکل مانگتا ہے"

"ہربنس نے بچہ کو بوسہ دیا اور لاڈ سے پوچھا"

"بائیسکل لا دوں - کیا کرو گے"

"میں چڑھوں گا جس طرح بملا چڑھا کرتی ہے وہ آج گری بھی تھی، میں نہیں گرتا"

ہربنس نے اپنی بیوی سے پوچھا، بملا کون ہے؟ اس نے کہا، ہمسایہ میں ایک بابو رہتا ہے اس کی لڑکی ہے گلی میں سب بچے کھیلا کرتے ہیں اس کے پاس چھوٹا سا سائیکل ہے

بچے کو سوماں کے حوالے کر کے وہ کوٹھے کے اوپر چڑھ گیا، چارپائی پڑی تھی دراز ہو گیا، دفتر کا سلوک اس کی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل نہ ہوا - اس نے بہتیری کوشش کی لیا معلوم ہوتا تھا افسر بھی وہیں کوٹھے پر موجود ہے اور برابر اسے جھڑکیاں دے رہا ہے، وہ آنکھیں بند کئے پڑا تھا لیکن تصور کی نگاہیں حالات کھول کر اس کے سامنے رکھ رہی تھیں،

اس نے اس واقعہ کا ذکر سوماں سے کیا تو وہ بھی غصہ سے بھڑک اٹھی، ہائے آتنا زور، ایکدن ایک گھنٹہ لیٹ ہو جانے سے کیا غضب آگیا تھا، میں چچا جی سے کہوں گی اتنی سختی بھی نہیں چاہئے کیا آپ کے افسر کے بال بچے نہیں کیا وہ کبھی دیر سے نہیں آیا، آپ محسوس نہ کریں میں اس کی خوب سزا دلاؤنگی

ہربنس اور سوماں کی شادی رواجی نہیں وہ محبت کے رسہ میں بندھے تھے، شادی کئے ۵ - ۶ سال ہو گئے، ان کی محبت کا پودا ابھی تازہ ہی تھا، گویا ابھی ابھی کسی نے گملے میں لگایا ہے ایک ہی نہیں دونوں اسے پانی دیتے تھے، ایک دوسرے سے بڑھ چڑھکر دونوں میں بے نظیر محبت تھی، ہربنس سوماں کے لفظ کو وحی سمجھتا، جو اس کے منہ سے نکلا اس نے پورا کیا، جب تک نہ کر لیتا آرام نہ لیتا، اس کی آتما تڑپتی رہتی، سوماں کی خوشی اس کے خون کی حرارت کا دوسرا نام تھا، اپنی "محبت کی شادی" "Love marriage" کا ذکر ہر ایک سے کیا کرتا ہے اس میں لطف آتا، لطف کیا رشک آتا - واقعی وہ رشک کے قابل ہے جس کا گرہست جیون آنند اور سکھ میں وتیت ہوتا ہو سوماں اسکی بیوی ہی نہیں صحیح معنوں میں دوست بھی تھی،

روپیہ کافی جمع کیا تھا، دفتر کی بدسلوکی سے متاثر ہو کر اس نے ملازمت سے استعفےٰ دے دیا، اور شہر میں کھادی کی دکان کھول لی، بھلا مانس تھا، اس لئے چل نکلی، پہلے پیسوں میں کھیلتا تھا تو اب روپوں میں -

(۳)

"ٹھہریئے مجھے بھی جانا ہے"

"کیا آپ کو بھی شوق ہے"

"میں بھی سنتی ہوں وہ کیا کہتے ہیں"

"کیا پہلے کبھی نام سنا ہے"

"ہاں ہندی اخبارات میں اُن کی تقریریں چھپی ہیں"

مہاتما گاندھی کی تحریک نئی نئی شروع ہوئی تھی، لوگوں کے جوش کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، ایسا معلوم ہوتا - سارا امرتسر جلسہ گاہ میں جمع ہو گیا، ہجوم اس قدر تھا کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی لاکھوں انسان اپنے وطن کی تحریک آزادی کے متعلق خیالات سننے کیلئے گھروں سے آتے تھے، وہ دونوں وہیں موجود تھے - خاص لیکچر تھا، کسی اور پر اثر ہوا یا نہ، لیکن ان پر اثر ضرور ہوا، وہ اپنے سینے میں دردمند دل رکھتے تھے، کسی کی مصیبتوں کا ذکر سن کر تڑپ اُٹھتے تھے، اور پھر وطن کی مصیبتیں - جو وطن کے درد سے تڑپ نہیں اٹھتا، اسے انسان نہیں حیوان کہا گیا ہے تاریخ کے صفحے الٹ کر دیکھ لیجئے -

صبح اٹھتے ہی اس نے کہا :-

" میں نے ایک فیصلہ کیا ہے "

" کیا ؟ "

" شاید آپکو اتفاق نہ ہو "

" یہ نہیں ہو سکتا ، آپ جس بات کو پسند کرینگے قدرتی طور پر مجھے وہ پسند ہوگی "

ہربنس نے بچہ کو گود میں لیا ، پیار کیا بوسہ دیا اور کہا :-

" مجھے بھی دیش کی سیوا کرنا چاہئے "

" کب سے "

" بس ایک دو دن میں میدان میں آجانا چاہئے ۔"

" مجھے کوئی انکار نہیں ، دیش کے ہزاروں سپوت جیلوں میں ہیں ان کا نام کون چلائے مگر .... "

" ہاں ہاں - مگر بھی کہدیں "

" مگر دکان کا کیا بنے گا "

ہربنس کیلئے یہ سوال نیا نہ تھا ، ساری رات وہ اس کا جواب تلاش کرتا رہا ، اور کہیں نہ پایا ، سوائے اس خیال کے کہ جو دوسرے ہزاروں دیش سیوکوں کے کاروبار کا حال ہوگا وہی میرے کا ہوگا ، میں ان سے الگ تھوڑا ہوں ، اگر ان کا تباہ ہوگیا ، تو میرا بھی ہوگیا ، بچ گیا تو بچ گیا ، " ہمہ یاراں دوزخ ہمہ یاران بہشت " اس کے جواب میں سوماں سے کہا :-

دیکھئے ڈاکٹر ستیہ پال کو ہزاروں روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی ، ڈاکٹر کچلو کا کاروبار تھا ، ان کا کیا بنا ، کیا ان کا نقصان نہیں ہوا "

" وہ تو بڑی قربانیاں کر رہے ہیں "

" بس اگر ایک دو سال کیلئے ہمارا کاروبار بند بھی ہوگیا دس پندرہ ہزار روپیہ تباہ ہوگیا ، تو کیا ہوا ، وطن کی آزادی کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت "

سوماں نے ایک سرد آہ بھری اور کہا :-

" تو دکان بند ہو جائے گی "

" ہاں کیا مضائقہ ۔ دکان ایک دو سال انتظار کر سکتی ہے وطن نہیں کر سکتا "

" اچھا مجھے منظور ہے "

" میں جیل چلا گیا تو "

" آپ کی جدائی ناقابل برداشت ہے لیکن دیش کیلئے اسے برداشت کرنا پڑے گا "

" شاید کوئی تکلیف ہو "

" شاید کیا ہوگی ، لیکن اس تکلیف کے مقابلہ میں جو آپکو جیل میں ہوگی کچھ نہیں "

" کملا کو پیار سے رکھنا "

" آپ پر احسان تھوڑا ہی ہے اس وقت میری محبت دو میں ہے اس وقت میرے نزدیک محبت کرنے کیلئے کملا کے بغیر اور کون ہوگا - یہی میری آرزوؤں کا کھلونا ہوگی "

وہ اپنی طرف سے ایک دوسرے کو الوداع کہہ چکے تھے -

(۴)

جب گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ امرت سر کا ستیہ آگرہ کیمپ خلاف قانون انجمن ہے اور ہربنس اس کا ممبر تھا دوسرے کارکنوں کے ساتھ اسے بھی گرفتار کرلیا گیا ، وہ اس کیلئے تیار تھا اس لئے کوئی صدمہ نہ ہوا ، سوماں نے جب سنا ، دل پر چوٹ تو لگی ، لیکن برداشت کر گئی ،

مصیبت جب تصور میں ہوتی ہے تو اتنی تکلیف دہ نہیں ہوتی ، انسان اس کو سہٹرنے سے نہیں گھبراتا ، لیکن جب بھیانک روپ میں عملی طور پر آنکھوں کے سامنے آتی ہے تو چند لمحوں کیلئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے ، سوماں پر بھی یہی حالت گذری ، عدالت نے جب حکم دیا ، کہ سب کو چھ چھ ماہ قید ، تو سوماں دروازہ پر کھڑی سن رہی تھی ، کملا نے اس کی انگلی پکڑی ہوئی تھی ، جیل جانے لگا تو ہربنس نے اپنی لڑکی کو اٹھایا سینے سے لگایا ، بوسہ دیا اور سوماں کے حوالہ کر دیا ، قربانی تو وہ وطن کیلئے کر رہا تھا ، لیکن اس کی آنکھیں سوماں پر جم گئیں دونوں میں سے اسے کون عزیز ہے اس کا فیصلہ وہ نہ کر سکا ، جیل کے دروازے کے اندر داخل ہوتے تک سوماں کی تصویر اسکی آنکھوں میں پھر رہی تھی ، ان میں آنسو تھے ، لیکن گرتے نہ تھے گر گئے تو اس کی کمزوری کا اعلان ہوگیا ، نکلنے کیلئے پلکوں پر جمع ہوتے تو وہ جذبات وطنیت کی گرمی سے انھیں وہیں خشک کر دیتا -

KHILAFAT LIBRARY

لیکن محبت کے آنسو کبھی خشک نہیں ہوتے ، جیل کی زندگی میں اسے بہت سے دوست مل گئے تنہائی میں قید کا بھگتنا مشکل ہوتا ہے اور کئی ساتھی ہوں ، تو انسان محسوس نہیں کرتا ، اور پھر ان دنوں میں جبکہ گاندھی ہفتہ گرہ جاری ہو جیل تو آرام گھر بنے ہوئے تھے ، جو کارکن دن رات کی تگ و دو سے تھک جاتا ہوگا آرام کرنے کیلئے وہاں چلا جاتا ، ہربنس نے بھی یہی سمجھا کئی اور آئے اور کئی رہا ہوئے ، باہر کی خبر اسے روز ملتی رہتی سوماں کی حالات وہ پوچھ لیا کرتا ، وہ قومی جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہوتی ہے یہ سنکر اُسے خوشی ہوتی -

جیل گئے چار ماہ گذر گئے -

(۵)

" میرے پاس کوئی پیسہ نہیں "

" نہ میں مٹھائی لوں گی "

" جا باپ سے مانگ "

کملا زمین پر لیٹ کر رونے لگی سوماں کے بھی آنسو نکل پڑے ، وہ دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھی ہوئی مصیبت سے پریشان تھی ، گھر میں گذارہ کیلئے روپیہ پیسہ نہ رہا ، بچاری کرتی تو کیا ، کسی سے مانگنے کا خیال کر کے بھی اس کا سر مارے شرم کے جھک جاتا ، چار ماہ تو جوں توں کر کے گذارے مگر اب نوبت یہاں تک پہونچ گئی کہ لڑکی کو پرچانے کیلئے ایک پیسہ بھی پاس نہیں دو ماہ سے مکان کا کرایہ بھی نہ دیا تھا ، اس کا خیال بھی کاٹنے کو آتا تھا ، مالک مکان اتنا بد دماغ اور بد زبان تھا ، کہ سوماں اس کا منہ دیکھنے سے بھی بیزار تھی ، اس نے لڑکی کو زمین پر سے اٹھایا خاک میں لتھڑی ہوئی تھی ، اسے صاف کیا ، آنسو پونچھے ، گود میں بٹھا کر دلاسہ دے رہی تھی ، کہ مالک مکان کرایہ لینے آگیا ، سوماں نے وہی جواب دیا ، جو وہ بحالت مجبوری دے سکتی ہے لیکن وہ بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے لگا ، مجھے کسی سے کیا ، جیل گئے ہیں تو میں نے تھوڑا ہی کہا تھا ، پچھلا کرایہ دو اور آج ہی سے مکان خالی کر دو ، میں مزید انتظار نہیں کر سکتا -

اتنے سخت الفاظ سننے کیلئے سوماں کے کان تیار نہ تھے وہ جل بھن گئی ، لیکن مجبوری بُری بلا ہے ، انسان کی زبان کو مروڑ کر بے حرکت بنا دیتی ہے ، اچانک اس کا سر کواڑ سے ٹکرایا زور کی آواز آئی ، وہ اور کماری دونوں زمین پر پڑی رو رہی تھیں -

ہربنس کی آنکھ کھلی وہ گھر میں نہیں بلکہ جیل میں تھا ، چند لمحے وہ آنکھیں ملتا رہا ، ایشور جو کچھ میں نے دیکھا وہ خواب ہی ہو ، لیکن سوماں کی حالت وہ خواب میں بھی دیکھے اس کے لئے یہ کیا کم تھا ، چنانچہ سارا دن وہ اپنی کوٹھڑی میں پڑا رہا ، محب وطن شہری ہونا ضروری ہے لیکن خاوند کیلئے فرض شناس

ہونا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے وطن کیلئے جیل جانا مقدس فرض ہے۔ لیکن اپنے بال بچوں کی جن کا ذمہ دار بنا ہوا ہے پرورش کرنا کم مقدس نہیں اس کو بھلے ہی ہو، لیکن وطن کو اس سے کوئی محبت نہیں، جو اپنی بیوی کو مصائب میں پھینک کر قربانی کیلئے میدان میں نکل آئے، وطن کیلئے قربانی کرے، لیکن بیوی کے حق میں گناہ سے نہ بچے، وہ جیل کی کوٹھڑی میں پڑا تھا، دروازے کی آہنی سلاخوں سے یہ آوازیں نکل رہی تھیں نہ معلوم اس نے سنیں یا نہ ٭

KHILAFAT LIBRARY

دوسری دفعہ ضروری اطلاع

پہلے ۳ نومبر کے پرچہ میں یہ اطلاع دی گئی اب پھر دوبارہ دیجاتی ہے جن دوستوں کا چندہ اخبار دسمبر تک ختم ہوتا ہے یکم دسمبر کو ان کے نام وی پی ہوں گے، ان کے اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں اگر کسی صاحب کو آئندہ سال کیلئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو تو وہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۰ء سے قبل دفتر نور میں اطلاع دیدیں یہ امر نہایت معیوب بلکہ اخلاق کش ہے کہ باوجود بیشتر اطلاع دینے کے بھی اپنی منشار سے اطلاع نہ دینا اور پھر وقت پر وی پی واپس کر دینا، اور پھر یہ بے رُخی کس پرچہ کے ساتھ میرے کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں یہ تو اپنے اور بیگانے سب مانتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا "نور" ایک ہی تبلیغی پرچہ ہے، ایسے تبلیغی پرچہ کی مدد کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے، اور پھر جب اڈیٹر نور قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کو مکمل کر کے فرقان حمید کے ہندی ترجمہ میں مصروف ہے تو دوستوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے، کہ وہ کم از کم مجھے اخبار کے بوجھ اور تفکرات سے بے فکر کر دیں، اور اس کی یہی صورت ہے کہ وقت پر اپنا وی پی وصول کریں اور توسیع اشاعت کی طرف عملی توجہ دیں۔

۱ چوہدری محمد عبداللہ صاحب نمبردار
۲ خانبہادر مولوی غلام حسن خانصاحب
۳ خانبہادر میرزا غلام صمدانی خاں صاحب
۴ منشی محمد حبیب الرحمٰن صاحب
۶ خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب
۷ مولوی عبدالعزیز صاحب
۸ جناب محمد موسیٰ رضا صاحب
۹ سید ضیاء الحق صاحب
۱۰ محمد کلن خاں صاحب
۱۱ منشی برکت علی خانصاحب
۱۲ شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۳ منشی عبدالرحمٰن صاحب
۱۴ ملک غلام حیدر صاحب
۱۵ اخوندزادہ محمد اکبر خاں صاحب
۱۶ جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر
۱۸ مولانا محمد ابوالحمید صاحب
۲۰ حاجی میراں بخش صاحب
۲۱ چوہدری غلام احمد خاں صاحب
۲۲ جناب محمد رمضان علی صاحب
۲۵ مولوی انوار حسین خاں صاحب
۲۷ شیخ محمد حسین صاحب
۲۸ منشی طفیل احمد صاحب
۳۰ چوہدری فضل الدین صاحب
۳۲ اخوندزادہ محمد افضل خاں صاحب
۳۵ سیٹھ اسماعیل آدم
۳۹ میرزا نصر اللہ بیگ صاحب
۴۰ جناب محمد احسان الحق صاحب
۴۱ سید محی الدین احمد صاحب
۴۲ مولوی احمد علی صاحب
۴۹ شیخ مولا بخش صاحب
۶۳ چوہدری غلام حیدر صاحب
۶۴ منشی غلام حیدر صاحب
۷۰ جناب عبدالحمید صاحب
۷۳ کے بی ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
۷۶ چوہدری حیات محمد صاحب
۹۱ بابو محمد شفیع صاحب
۹۲ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب
۹۳ بابو محمد عالم صاحب۔
۹۶ بابو محمد اسماعیل صاحب
۹۷ حافظ عبدالرحمان صاحب
۱۰۰ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۱۰۱ مولوی قدرت اللہ صاحب
۱۰۲ منشی فضل الدین صاحب
۱۰۳ سید محمد عقیل صاحب
۱۰۴ بابو محمد اسماعیل صاحب
۱۰۵ میاں محمد شریف صاحب
۱۱۵ منشی فتح محمد صاحب
۱۳۳ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۳۴ ملک عزیز احمد صاحب
۱۳۵ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب
۱۴۳ جناب محمد یعقوب صاحب
۱۴۴ خان محمد دلاور خان صاحب
۱۴۸ بابو خواص خاں صاحب
۱۵۱/۱۴۳ جناب محمد یعقوب صاحب
۱۶۸ منشی مہر الدین صاحب
۱۷۰ سید صادق علی صاحب
۱۷۱ ملک سردار خان صاحب
۱۹۲ بابو اعجاز حسین صاحب
۱۹۳ ڈاکٹر خواج احمد صاحب
۱۹۴ جناب احمد اللہ خاں صاحب
۲۰۰ قریشی عبدالمجید صاحب
۲۰۱ چوہدری فقیر محمد صاحب
۲۰۲ کپتان ایس ایچ یوشاہ صاحب
۲۰۴ شیخ محمد شفیع صاحب
۲۰۸ ڈاکٹر علی گوہر خاں صاحب
۲۱۰ جناب محمد یوسف علی صاحب
۲۱۱ میرزا محمد صادق صاحب
۲۱۵ شیخ رشید احمد صاحب
۲۱۸ چوہدری حیات محمد صاحب
۲۲۳ شیخ محمد غوث صاحب
۲۳۲ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
۲۳۵ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۲۳۸ جناب محمد نواب خان صاحب
۲۵۸ منشی احمد دین صاحب
۲۵۹ میرزا غلام سرور صاحب
۲۶۰ منشی محمد عثمان صاحب
۲۶۱ ایم فتح محمد صاحب احمدی
۲۶۴ بابو محمد ابراہیم صاحب
۲۶۶ شیخ گلاب الدین صاحب
۲۶۷ محمد عبداللہ خاں صاحب
۲۷۷ ایم عابد شریف صاحب
۲۷۹ محمد اقبال حسین صاحب
۲۸۴ ملک سلطان محمد خاں صاحب
۲۸۹ ایم محمد اسحاق صاحب
۲۹۱ سید محمد علی شاہ صاحب
۲۹۳ رسالدار محمد یعقوب خانصاحب
۲۹۷ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۳۰۰ میاں غلام حسین صاحب
۳۰۱ ملک محمود خاں صاحب
۳۰۳/۱۶۹ سکرٹری صاحب سنگھ سبھا
۳۰۴ مولوی محمد علی صاحب
۳۰۶ قاضی محمد شفیق صاحب
۳۰۷ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب
۳۳۸ بابو عبدالغفور صاحب
۳۴۸ بابو عبدالغنی صاحب
۳۴۹ شیخ عبداللہ و شیخ غلام محمد صاحب
۳۵۰ ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی
۳۶۱ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۳۶۲ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۳۶۸ منشی احمد حسین و فضل حسین صاحب
۳۷۱ صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۷۸ شیخ محمد حسین صاحب احمدی
۳۹۰ سیٹھ جی ابراہیم صاحب
۳۹۱ میسرز فاضل برادرز
۳۹۲ سید ظہور اللہ احمد صاحب
۳۹۴ ملک حبیب اللہ خان صاحب
۴۰۳ حکیم محبوب الرحمٰن صاحب
۴۰۵ ہیڈ ماسٹر صاحب خالصہ سکول
۴۱۰ چوہدری علی بخش صاحب
۴۱۹ شیخ غلام محمد صاحب ای اے سی
۴۲۱ ڈاکٹر ایچ اے یوسف زئی
۴۲۸ ایم عبدالرحمان صاحب
۵۰۳ منشی محمد عبداللہ صاحب
۵۰۵ میرزا احمد بیگ صاحب
۵۰۶ کے ڈی سیٹھ عبدالغفور صاحب
۵۱۶ چودھری محمد حسین صاحب
۹۸ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۵۲۰ قاضی محمد یوسف صاحب
۵۳۱ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۵۳۳ مولوی غلام ربانی صاحب
۵۳۴ منشی محمد نصیب صاحب
۵۳۷ بابو غلام محی الدین صاحب
۵۴۰ سید حسین صاحب
۵۴۲ مولوی محمد عبدالغفار صاحب
۵۴۵ حاجی محمد زرین صاحب
۵۴۶ جناب عباس علی صاحب
۵۵۲ نواب سید محمد رضوی صاحب
۶۱۸ سید عبدالرشید صاحب
۶۲۱ مولوی احمد شریف صاحب
۶۲۴ مولوی محمد عبدالعزیز صاحب
۶۲۶ مدرس، مدرسہ، بھاگووال
۶۳۶ جناب حبیب الرحمان صاحب
۶۳۸ شیخ الٰہی صاحب
۶۳۹ صوبیدار ملک فتح محمد صاحب
۶۴۳ جناب شہزاد علی خانصاحب
۶۴۹ حوالدار محمد حسین صاحب
۶۵۰ جناب غلام حسین صاحب
۶۵۳ جناب مومن حسین صاحب
۶۵۶ مولوی محمد عثمان صاحب
۶۵۹ چوہدری محمد شریف صاحب
۶۶۰ جناب محمد رمضان خاں صاحب
۶۶۲ سردار عبدالخالق صاحب
۶۶۵ جناب عبدالعزیز صاحب احمدی

۶۶۴ جناب سعد اللہ خاں صاحب
۶۷۸ صوبیدار لال محمد صاحب
۱۱۴ جناب محمد اکرم خاں صاحب
۴۶ میسرز صادق برادرز
۲۶۶ ایم عبد اللطیف صاحب
۱۷۴ جناب محمد عالم صاحب
۲۷۴ جناب سراج الحق صاحب
۱۸۵ منشی عظیم اللہ صاحب
۱۸۶ سید لال شاہ صاحب
۱۸۷ غضنفر علی شاہ صاحب
۱۸۸ ایم برکت علی خاں صاحب

۱ جناب فتح محمد صاحب
۳ منشی محمد علی صاحب
۴ میر عمر خطاب صاحب
۵ مولوی مبارک علی صاحب
۶ چوہدری ابوالہاشم صاحب
۸ چوہدری عبد الرحمان صاحب
۱۰ مولوی عبد الرشید صاحب
۱۱ جناب عبد الرحیم صاحب
۱۳ مولوی ایوب علی صاحب
۱۱۵ میاں محمد شریف صاحب
۴۶ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب

KHILAFAT LIBRARY

ایک اور ضروری اطلاع

نیچے ان دوستوں کے نام درج ہیں جو ایک ایک دو دو دفعہ ڈاک خانہ میں وی پی بمد امانت رکھوا کر واپس کر چکے ہیں اور ان کے بمد امانت رکھوا کر واپس کرنے سے دفتر یہی سمجھتا رہا ہے کہ ان دوستوں کی وی پی وصول کرنے کی نیت ضرور تھی، مگر وقت پر دام میسر نہ آنے پر محکمہ ڈاک نے وی پی واپس کر دیئے اب ان دوستوں کے نام یکم دسمبر کو پھر وی پی ہوں گے، اگر کسی صاحب کو وی پی کی وصولی میں کوئی عذر ہو تو وہ ۲۷ر نومبر سے قبل ضرور دفتر میں اطلاع دے دیں ورنہ اس کے بعد وی پی وصول کرنا ان دوستوں کا اخلاقی فرض ہو جائیگا ٭

۱۵۹ میرزا محمد جمیل بیگ صاحب
۱۷۴ مستری محمد عالم صاحب
۶۱ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۳۲۶ مولوی محمد موسیٰ صاحب
۳۰۶ قاضی محمد شفیق صاحب
۱۱۱ میر اسحاق علی صاحب
جناب مولوی عبد اللطیف صاحب پروفیسر
۱۱۸ ڈاکٹر محمد دین صاحب
۱۶۴ پرنسپل صاحب سکھ مشنری کالج
۲۹۷ شیخ محمد ابراہیم صاحب

۲۶ منشی محمد یوسف صاحب
۱۴۲ منشی محمد اسماعیل صاحب
حکیم محمد قاسم صاحب
۱۱۸ بابو قمر الدین صاحب
۱۴۱ حافظ عبد العلی صاحب
۱۲۹ منشی عبد اللہ خان صاحب
حکیم ابوالطاہر محمود احمد صاحب
۸۰ منیجر صاحب احمدیہ ریڈنگ روم
۱۳۸ جناب محمد عزیز اللہ صاحب
۱۴۵ شیخ حسن صاحب

۸۴ سیٹھ علی محمد اللہ رکھا صاحبان

بندروں بھیڑیوں اور شیروں
(کے درمیان)
انسانی بچوں کی پرورش

بارہا یہ سننے میں آیا ہے کہ فلاں بچے کو بندر یا بھیڑیے اُٹھا کر لے گئے اور اس کی پرورش کرتے رہے اب پورٹ ایلفرڈ سے بھی اس قسم کے ایک واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کو جس کی عمر اس وقت ۲۰ سال کی ہے بچپن میں لنگور اُٹھا کر لے گئے تھے، وہ ۱۴ سال کی عمر تک لنگوروں میں ہی پرورش پاتا رہا، اس کے جسم پر خراشوں کے بیشمار نشان پڑے ہوئے تھے، کیونکہ وہ جھاڑیوں میں لنگوروں کی طرح ہی اُچھلتا کودتا تھا، اسے ایک کسان نے لنگوروں کے ایک غول میں پایا، اور اُسے اپنے ساتھ لے آیا، جب کسان اُسے اپنے ساتھ لے کر بازاروں میں سودا بیچنے جاتا، تو اس کے لمبے لمبے ہاتھوں اور عجیب شکل وصورت کو دیکھنے کیلئے سینکڑوں لوگ جمع ہو جاتے، اور کسان کیلئے اپنا کام کرنا دشوار ہو جاتا، آخر اس نے اس لنگور نما انسان کو اپنے سے علیحدہ کر دیا، جب وہ مویشیوں کو ہانکتا تو بندروں کی طرح اُچھل کر ایک بیل کی پیٹھ پر سوار ہو جاتا۔

بھیڑیوں میں پرورش

ضلع میدناپور میں بھی ایک مشنری نے جواب بھی زندہ ہے چند سال ہوئے، اسی قسم کا ایک واقعہ بیان کیا تھا، جب اس نے جنگلی جانوروں میں ایک انسانی بچہ پایا تھا، مشنری مذکور کا خیال تھا کہ اس بچے کو بھیڑیوں کے ایک جوڑے نے پالا تھا،

افریقہ کا ایک دلچسپ واقعہ

کرنل سائرل نے جو کافی عرصہ جنوبی افریقہ میں رہ آئے ہیں ایک ایسے آدمی کی کہانی سُنائی، جو کافی عرصہ لنگوروں میں رہ چکا تھا، کرنل مذکور کا بیان ہے کہ ۱۸۹۶ء میں مجھے ایک دوست کرنل فرینک کے ہاں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا، کھانے کے وقت میرے دوست نے کہا، کہ آج میں ایک ایسا مرد دیکھ آیا ہوں جس نے میری تمام بھوک مٹا دی ہے کرنل فرینک نے بیان کیا کہ آج میں نے گاڑی میں ایک ایسا شخص دیکھا جو بالکل بندر معلوم ہوتا تھا، اس کے چہرے پر بال تھے اس کے ناخن بہت لمبے تھے، اور وہ بندروں کی طرح چیخ چیخ کر باتیں کرتا تھا، تحقیقات پر معلوم ہوا کہ دو شکاری ہاتھی پکڑنے کیلئے غار بنا رہے تھے، کہ انھوں نے بندروں کے غول میں ایک ایسی صورت دیکھی جو بڑی عجیب معلوم ہوتی تھی اور دیگر بندروں کی نسبت آہستہ چلتی تھی، شکاری اس کے زیادہ نزدیک پہونچے اور یہ جان کر کہ بندر نہیں آدمی تھا، انہوں نے اُسے پکڑ لیا، اور اُسے اپنے ساتھ لے آئے۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص سونے چاندی وغیرہ کی تلاش میں جنگل میں پھر رہا تھا، کہ راستہ کھو بیٹھا، آخر جب تھک ہار کر اور بھوک سے بیتاب ہو کر وہ بیہوش ہو گیا تو لنگوروں نے اس کی جان بچائی، اس کے بعد وہ انھیں میں رہنے لگ گیا، اور ان کی عادات سیکھ گیا، طویل مدت تک رہنے کے بعد وہ بولنے کی طاقت کھو بیٹھا اور بندروں کی طرح اشارے اور آواز کرنے لگ گیا۔

شیروں کے درمیان بچے کی پرورش

کچھ عرصہ ہوا، وسط ہند میں ایک اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز واقعہ ہوا تھا، کولوں کی ایک شکاری پارٹی جنگل کی جھاڑیوں کو ڈھول وغیرہ بجا کر صاف کر رہی تھی کہ انھیں ایک شیرنی نظر آئی جس کے ساتھ دو اپنے بچے اور ایک عجیب قسم کا بچہ تھا اُسے پکڑ لیا گیا، وہ پانچ چھ سال کا انسانی بچہ تھا، جب اُسے پکڑا گیا، تو وہ بہت تندی دکھاتا تھا، اور دانت دکھا کر کھانے کو دوڑتا تھا، اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد اس کی عادات سُدھر گئیں، لیکن اس کی خوفناک طبیعت کبھی نہ بدلی، اسے شیروں سے کبھی ڈر نہ آتا تھا، شروع شروع میں یہ بچہ شیروں کی طرح دہاڑ مارتا تھا، (ماخوذ)

اقتباس از سالانہ معائنہ تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

سالانہ معائنہ ۳۱-۱۹۳۰

تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کا سالانہ معائنہ ۲۲ و ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو کیا گیا، عمارت صاف اور ستھری حالت میں ہے سکول بلڈنگ کے پیچھے ایک خوبصورت باغیچہ لگایا گیا ہے، بورڈنگ ہوس میں ۴۵ بورڈرز ہیں، انتظام عمدہ ہے بورڈنگ ہوس میں ابھی خاصی گنجائش ہے۔

جسمانی ورزش کی طرف مناسب توجہ دیجارہی ہر سب کیلئے کھیل (پلے فار آل) اور ڈرل سکول کے نقشہ انضباط اوقات کا باقاعدہ حصہ ہیں، اسکول میں جسپت سکاؤٹوں کا ایک دستہ بھی ہے، اسکول کی تعلیمی حالت تسلی بخش ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ ایک منظم سکول ہے اور اپنے نئے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد دین کی سرکردگی میں ترقی کے نمایاں آثار دکھا رہا ہے جو کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ایک زندہ اور گہری دلچسپی لے رہے ہیں، اب میری صرف ایک آرزو ہے کہ اس سکول میں اسکی مرکزی حیثیت کے لحاظ سے کوئی خاص امتیازی نشان ہونا چاہئے تعلیمی پہلو میں عربی اور اردو میں اپنے آپ کو ممیز کرنا چاہئے اور اخلاقی لحاظ سے اس کا پایہ اعلیٰ درجہ کے ہائی اسکولوں سے نہایت بلند ہو، ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کوشش کریں کہ وہ اپنے طلباء کے قلوب میں سچ سے محبت کرنیکی روح پیدا کردیں اس قسم کے امتیازی نشانات کے پیدا ہو جانے سے سکول اپنے مربیوں اور طلبا ہر دو کیلئے خاصہ باعث فخر ہو سکتا ہے۔

دستخط خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب ایم اے۔ انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن

KHILAFAT LIBRARY

محکمہ میڈیکل میں مسلمان خواتین کی مصیبت

آنریبل ملک فیروز خان نون توجہ فرمائیں

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ایک ایسا محکمہ ہے جہاں ہندو راج بہت زوروں پر ہے، اس محکمہ میں مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے تنگ کیا جاتا ہے ان کو ایسی ایسی جگہوں میں لگایا جاتا ہے جہاں آب و دانہ بھی مشکل سے میسر آتا ہے اور بہانہ صرف یہ کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں کے علاقہ میں لگایا جاتا ہے افسران بالا کے زعم میں گویا صرف ریگستان ہی مسلمانوں کا علاقہ ہے اور بس ان کے خیال میں وسطی پنجاب صرف ہندوؤں کی ملکیت ہے حالانکہ اس علاقہ میں نشتر فی صدی سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے یہ صرف اس لئے کیا جاتا ہے کہ یا تو مسلمان بددل ہو کر نوکری چھوڑنے پر مجبور ہوں اور اگر نوکری نہ چھوڑ سکیں، تو کم از کم اس ملازمت کا فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

مثال کے طور پر زنانہ میڈیکل سروس کو لیجئے اس سروس میں صرف دو لڑکیاں مسلمان ہیں ان میں سے ایک شیخوپورہ میں ہے یہ لڑکی اس وقت وہاں ملازم ہوئی تھی، جب یہ میونسپلٹی کا ہسپتال تھا، بعد میں یہ ہسپتال گورنمنٹ نے لے لیا اور وہ گورنمنٹ کی ملازمت میں آگئی اب ہندو عملہ کو یہ کب گوارا تھا کہ وہ امن سے روٹی کھاتی رہے اور دوسری مسلمان لڑکیوں کے حصول تعلیم کیلئے نمونہ کا کام دے، جب افسروں کی خواہش ہو تو شکایات کا پیدا ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا، چنانچہ شکایات پیدا ہو گئیں، اور اس پردہ دار لڑکی کو تونسہ شریف کے بے آب و گیاہ علاقہ میں جو ریلوے اسٹیشن سے ستر میل کے فاصلہ پر ہے اور جہاں سال کے اکثر حصہ میں مرد بھی نہیں پہونچ سکتے تبدیل کر دیا گیا، اور اگر واقعی وہ قصوروار تھی، تو کیا اس "عبور دریائے شور" سے کم سزا نہیں دی جا سکتی تھی، کیا دریائے سندھ سے ورے کوئی ہسپتال — اس کیلئے نہیں تھا، شیخوپورہ کی مسلمان آبادی اس صریح ظلم کو برداشت نہ کر سکی، اور انھوں نے واویلا مچا کر اس تبدیلی کو روک دیا، اب دوسری کا حال سنئے، اس بدقسمت لڑکی نے اپنی پڑھائی کے زمانے میں گورنمنٹ سے وظیفہ لیا تھا اس کو کیا معلوم تھا، کہ مسلمانوں کیلئے گورنمنٹ کا وظیفہ لینا کتنا بڑا جرم ہے، پاس ہونے پر اس کو چھٹے مہینے کی آخری تاریخوں میں حکم پہنچ گیا، کہ تم کو تونسہ شریف میں لگایا جاتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں ایک پردہ دار لڑکی ہوں اور اس قدر دور و دراز جگہہ کا سفر نہیں کر سکتی، اس لئے مجھے وسطی پنجاب میں متعین کیا جائے اس پر اسکو نوٹس پہونچ گیا کہ یا تو تونسہ میں حاضر ہو جاؤ ورنہ وظیفہ واپس کر دو، طوعاً و کرہاً وہ بے چاری وہاں گئی، اور بعد میں اپنی تبدیلی کی کوشش کی، مگر جواب یہ تھا کہ یہ قاعدہ ہے کہ نئے ملازم کو دو سال سے پہلے تبدیل نہیں کیا جا سکتا، اب ڈیڑھ سال کے بعد ہی اس کی خوش قسمتی سے پہلی مسلمان لڑکی کو سزا ملی، تو تمام قاعدے طاق نسیان پر رکھدیئے گئے، اسکی تبدیلی کر دی گئی، قدرتی طور پر خیال ہو سکتا تھا، کہ دوسری لڑکی کو شیخوپورہ میں تبدیل کر دیا ہوگا، نہیں، اگر اس کو شیخوپورہ میں بھیجنا ہوتا، تو پہلی کو وہاں سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی، وسطی پنجاب مسلمانوں کیلئے موزوں نہیں ہے اس کو میلسی ضلع ملتان میں تبدیل کر دیا گیا، اور شیخوپورہ کی آسامی ایک ہندو لڑکی کو دیگئی ملک فیروز خان نون محکمہ میڈیکل کے وزیر ہیں ان کو چاہیے، کہ ماتحت عملہ کو حکم دیں کہ مسلمان لڑکیوں کو جب تک وسطی پنجاب میں ان کی تعداد دوسری قوموں کے برابر نہ ہو جائے، دور دراز کے مقامات پر نہ لگایا جائے، ان کو ایسے علاقوں میں بھیجنے سے ہندو افسروں کی غرض صرف یہ تھی کہ وہ بددل ہو کر نوکری چھوڑ دیں اور آئندہ کیلئے مسلمان لڑکیاں اس لائن میں آنے کی جرأت نہ کریں مسلمان لڑکیاں پردہ دار ہوتی ہیں اور دور کا سفر نہیں کر سکتیں اس لئے اگر یہ اصول مقرر کر دیا جائے تو ان کو حتی الوسع ان کے اپنے ضلع میں لگا دیا جائے، اور اگر وہاں کسی سبب سے متعین نہ کی جا سکیں تو پھر ان کو ——— کسی قریب کے ضلع میں لگا دیا جائے، یہ مطالبہ کوئی زیادہ نہیں ہے، ہندو لڑکیوں کے بارے میں اکثر اس خیال کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

موجودہ تکلیفات کا بڑا باعث صرف یہ ہے کہ اس محکمہ کے کلیریکل اسٹاف میں ہندوؤں کی بہت کثرت ہے سالہا سال سے ایس، اے، ایس اسٹیبلشمنٹ برانچ کا ہیڈ اسسٹنٹ آف انسپکٹر جنرل ہندو چلا آتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسامی اس پنڈت کے پاس بیع ہو چکی ہے، گورنمنٹ کے تمام ملازم اکثر تبدیل ہوتے رہتے ہیں، مگر ان کا نام افسران بالا کو یاد ہی نہیں آتا، ان کے ارد گرد کے دفتروں کے کلرک اکثر تبدیل ہوتے رہتے ہیں مگر وہ ہمیشہ اس دفتر میں ڈٹے رہتے ہیں اور دل کھول کر مسلمانوں کو خوار کرتے ہیں۔

کیا وزیر صاحب ان کو اور دفتر میں تبدیل کر کے ان کی جگہ مسلمان نہیں لگا سکتے، تاکہ بیچارے مسلمان ڈاکٹر بھی چند دن آرام سے بسر کر سکیں؟ (ایک واقفکار) از انقلاب ۸ نومبر

امریکہ میں یوم النبی

جناب مولانا مولوی صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۶ر اکتوبر کو انھوں نے اور ڈاکٹر سپر نگلنگ صاحب نے مندرجہ ذیل مقامات پر سیرۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بڑے بڑے مجمعوں کے سامنے تقریریں کیں جن کی کارروائی وہاں کے مشہور اخبارات میں معہ صوفی صاحب کے فوٹو کے چھاپی گئی۔

ڈیٹرائٹ، پٹس برگ، انڈیا نولس، واشنگٹن ہنٹنگٹن، سنٹ لوئیس، اور شکاگو۔

(فضل الرحمٰن حکیم)

اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام، قادیان

قادیان کے بزرگ تو موتی سرمہ ہی پسند کرتے ہیں

اس لئے آپ کو بھی یہی سرمہ استعمال کرنا چاہئے

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے ناظر تالیف و تصنیف موتی سرمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں، کہ مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی، چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہوگئی تھی، اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا، اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے، میں یہ اطلاع اس لئے آپ کو دیتا ہوں تاکہ اور لوگ بھی موتی سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں“

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ”میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے سرمے استعمال کئے گئے، مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، آپ کے موتی سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی، اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو آپ تک پہونچاتا ہوں کہ اسے ضرور شائع کریں، تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں“

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل ناظر ضیافت و سینئیر پروفیسر احمدیہ کالج تحریر فرماتے ہیں کہ ”مجھے ککروں کی مدت سے شکایت تھی، رات کو مطالعہ سے خارش، جلن اور پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے، آپ کے موتی سرمہ نے بہت فائدہ دیا، اللہ کریم آپکو جزائے خیر دے“

ضعف بصر، ککرے، جلن، خارش چشم، پھولا، جالا، پانی بہنا، دھند غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند، غرضیکہ یہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، اگر فائدہ نہ ہو تو اپنی قیمت فی الفور واپس لو، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) محصول الگ

KHILAFAT LIBRARY

ایک ستر سالہ بوڑھے کی آواز

سنو! اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

موسم سرما آگیا۔ سردی دن بدن تیز ہو رہی ہے، نزلہ، زکام، کھانسی جو سب بیماریوں کی جڑ ہیں، یہ موسم سرما کا معمولی کرشمہ ہیں اس موسم میں ان عوارض سے شاید ہی کوئی بچتا ہو، اگر آپ ان خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں کیونکہ یہ اکسیر آپکو نہ صرف ان عوارض سے ہی بچائیگی بلکہ جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں کو دور کریگی، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنائے گی، اس کے استعمال سے کئی ناتوان لوگ گدرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، خود میری طرف ہی دیکھئے میں ستر سالہ بوڑھا ہوں، ہڈیوں کا پنجر ہو گیا تھا، مگر اس اکسیر البدن کے استعمال سے از سر نو جوان بنگیا اگر آپ بھی تنومند ہو کر اپنی زندگی کو قابل رشک بنانا چاہتے ہیں تو پھر آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں، یہ میرا ہی تجربہ نہیں بلکہ ڈاکٹر بھی بعد از تجربہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی، انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

”میں نے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن منگوائی تھی، انھوں نے اس کو استعمال کیا، اور ان کو اس سے بے حد فائدہ ہوا، میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد ارسال فرماویں“

قیمت فی شیشی جس میں ایک ماہ کی خوراک ہے صرف پانچروپے۔ محصول ڈاک علاوہ

:- ملنے کا پتہ :-

منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

تبلیغ کے لئے بےنظیر کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

جس نے بھی ان بہترین تبلیغی کتب کا مطالعہ کیا وہ گرویدہ ہوگیا

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کیلئے بےنظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال وقتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بوداپن (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکالکر رکھدیا ہے، قیمت ایکروپیہ، محصولڈاک علاوہ - صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔

ہندو دہرم کی حقیقت

یعنی سناتن دہرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں، (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں، (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سور کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادتیں گویا وہ ہندوؤں کی کتب کثیرہ جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آجتک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایکروپیہ آٹھ آنہ، محصول الگ۔

ست اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کے لئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ کیجئے، آپ لکھتے ہیں کہ "میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی، مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی، اسکو ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہوجاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہوجاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی اور اس کتاب کو خریدکر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کردیں، اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں"، قیمت صرف ایکروپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جسمیں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو رکھشا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے انکی بزور تردید کی ہے۔ برخلاف اسکے مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل وجان سے قائل تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی ومددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے نہایت زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲؍ مگر نور کے خریداران سے ۸؍ محصولڈاک الگ۔

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا یہ لیکچر اسقدر مقبول ہوا کہ اس کا پہلا اڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا، صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے قیمت فی کاپی آٹھ آنے۔ محصول الگ

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا، اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں ازروئے گرنتھ صاحب و دیگر مسلمہ کتب سکھ دہرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہوسکتا ہے تو مسلمانوں سے ہی ہ۔ ۲۰ر دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ "قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف (سابق سودن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپنے بتایا ہے کہ سکھ دہرم اسلام کے قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہوسکتا ہے۔" قیمت کاغذ اعلیٰ ۸؍ ادنیٰ ۴؍

ملنے کا پتہ: مینیجر - اخبار نور - قادیان - ضلع گورداسپور